فتنۂ بہار سے متاثر ہو کر امتِ رسول کی دہائی بدرگاہ کبریائی

(از عبدالحکیم صاحب مجاز اعظمی)

اجازت ہو تو سازِ دل پہ نغمے غم کے دہراؤں
اجازت ہو تو بندوں کے عزائم تم کو بتلاؤں
اجازت ہو تو رکھ دوں سامنے امت کا سر لاکر
اجازت ہو تو سفاکوں کے پنجے سرخ دکھلاؤں

کہ امت آج بربادی کے زینوں پر اتر آئی
ہلاکت خیز طوفاں کی طرف روتی ہوئی آئی

جدھر دیکھو بدن سر سے جدا گرتے اچھلتے ہیں
جدھر دیکھو لہو آشام فوارے ابلتے ہیں
جدھر دیکھو امنڈتے آرہے ہیں قہر کے بادل
جدھر دیکھو پیاسے خون کے شاداں مچلتے ہیں

وہ امت جس کی پیشانی میں ہے رازِ پذیرائی
اسی پر آسمانِ قہر کی خونیں گھٹا چھائی

وہ امت سانس لیتی ہے جہنم زارِ بستی میں
جو رشکِ قدسیاں بنکر تھی آئی بزمِ ہستی میں
وہ امت سر جھکائے غیر کے آگے سسکتی ہے
جو تاجِ قہرماں کو روندتی چلتی تھی ہستی میں

جو امت گردنیں باغی کی پنجوں میں دبا لائی
اسی کی حلق پر چلتا ہے اب نشترِ خودرائی

عجب کینہ وری کا زور ہے بندوں کے سینوں میں
کہ ہر انساں چھری رکھے ہے اپنی آستینوں میں
جنم پایا ہلاکو نے یا چنگیزی نے دن دیکھے
کہ لاکھوں کٹ گئے انسان اک دو ہی مہینوں میں

ہے گردوں مضطرب، قدوسیوں کی آنکھ شرمائی
وہ کھیلا کھیل بندوں نے کہ عالم ہے تماشائی

فضا مسموم، چشمے شور اور پھر "ہو" کا عالم ہے
جسے دیکھوں ہوں سر دھڑ کھول کر مصروفِ ماتم ہے
جوان و پیر، مرد و زن، کہ ہو معصوم نوزادہ
انھیں پر بس نہیں، ہر ذرۂ خاکی بھی برہم ہے

درندوں کی صفوں میں آج انساں نے جگہ پائی
اسی کو سرخروئی کہیے یا کہہ لیجیے رسوائی

جناب شیخ حاجی عبدالوہاب صاحب ... نے ... پریس ... چھپوا کر رسالہ محدث دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع